ترجمان الحدیث کی خصوصی اشاعت ''مولانا محمد اسحاق بھٹی حیات وخدمات'' پر تبصرے

جناب قاضی عبدالقدیر خاموش حفظہ اللہ کہتے ہیں

جامعہ سلفیہ نے مولانا بھٹی صاحب پر خصوصی نمبر شائع کر کے محبت کا حق ادا کر دیا ہے اور یہ ''اشاعت خاص'' واقعی مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ کے شایان شان ہے۔

جناب میاں محمد طاہر حفظہ اللہ تعالیٰ (مدیر ماہنامہ صوت الحرمین) کہتے ہیں

ترجمان الحدیث کے خصوصی شمارے کے ایک ایک صفحے سے مولانا بھٹی صاحب کے ساتھ محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ جامعہ سلفیہ اس اشاعت پر مبارکباد کا مستحق ہے

جناب مولانا محمد رمضان یوسف سلفی حفظہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں

ایڈیٹر ماہنامہ صدائے ہوش لاہور

لوک گلاں کردے رہ گئے تے ''جامعہ سلفیہ'' بازی لے گیا

شیخ الحدیث مولانا افتخار احمد ازھری حفظہ اللہ فرماتے ہیں

ایڈیٹر مجلّہ بحر العلوم میرپور خاص

رسالہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ایسا لگا جیسے بھٹی صاحب دوبارہ زندہ ہو گئے ہیں ماشاء اللہ رسالہ اپنے اندر ہر خوبی کو سموئے ہوئے ہے۔

محترم ملک عبدالرشید عراقی حفظہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں

ماہنامہ ترجمان الحدیث کی ''خصوصی اشاعت'' ایک جامع دستاویز مرتب ہوگئی ہے۔

چوہدری محمد سہیل گورداسپوری لکھتے ہیں

حضرت بھٹی صاحب کی وفات کے بعد رسائل وجرائد میں خصوصی نمبر شائع کرنے میں جریدہ ترجمان الحدیث سبقت لے گیا ہے۔ یقیناً یہ ایک اعزاز ہے

MUHADDIS
Model Town, Lahore-54700

اسلامی نظریات سلفی عقائد اور روحانی اقدار کا پیامبر

ماہنامہ

ترجمان الحدیث

فیصل آباد پاکستان

جولائی تا ستمبر

شمارہ	رمضان تا ذوالقعدہ	جولائی تا ستمبر	جلد
7-8	1437	2016	49

بانی
میاں فضل حق رحمہ اللہ
لاہور

شہید
علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ
لاہور

زیر نگرانی
پروفیسر علامہ ساجد میر حفظہ اللہ
سرپرست جامعہ

زیر سرپرستی
شیخ حاجی بشیر احمد حفظہ اللہ
رئیس الجامعہ

رئیس التحریر: پروفیسر فضیلۃ الشیخ محمد یٰسین ظفر حفظہ اللہ

مدیر: فضیلۃ الشیخ فاروق الرحمٰن یزدانی حفظہ اللہ

آئینۂ مضامین

نمبر	مضمون	صفحہ
1	ترجمۃ القرآن	4
2	[illegible]	5
3	اداریہ	6
4	[illegible]	16
5	اک قابل رشک آدمی	33
6	[illegible]	37
7	فضائل ومسائل عشرہ ذی الحجہ وقربانی	40
8	[illegible]	59
9	جامعہ کے لیل ونہار	62
10	[illegible]	64
11	سفر آخرت کے راہی	68
12	[illegible]	72
13	جہان تازہ	79
14	[illegible]	82

مضمون نگار سے ادارے کا کلی اتفاق ضروری نہیں (ادارہ)

مجلسِ ادارت

- فضیلۃ الشیخ حافظ عبد العزیز علوی حفظہ اللہ
- فضیلۃ الشیخ حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ
- فضیلۃ الشیخ حافظ محمد شریف حفظہ اللہ
- فضیلۃ الشیخ محمد یونس حفظہ اللہ
- فضیلۃ الشیخ محمد اکرم مدنی حفظہ اللہ
- فضیلۃ الشیخ نجیب اللہ طارق حفظہ اللہ
- فضیلۃ الشیخ عبد الحنان زاہد حفظہ اللہ
- فضیلۃ الشیخ محمد ادریس سلفی حفظہ اللہ
- فضیلۃ الشیخ ندیم شہباز حفظہ اللہ

زر تعاون

فی پرچہ	20 روپے
سالانہ	200 روپے
بذریعہ وی پی	250 روپے
سعودی عرب	150 ریال
امریکہ	80 ڈالر
یورپ	50 پونڈ

دائرے میں سرخ نشان آپ کے زر تعاون ختم ہونے کی علامت ہے

قیمت خصوصی شمارہ
50

Compoxing & desining
TANVEER AHMAD 03007973263

برائے رابطہ دفتر ترجمان الحدیث جامعہ سلفیہ حاجی آباد فیصل آباد
Ph: 8780274-8780374
2629228 Fax: 8782375

ناشر پروفیسر ساجد میر نے قائم سائیں پریس فیصل آباد سے چھپوا کر جامعہ سلفیہ حاجی آباد فیصل آباد سے شائع کیا۔

ترجمۃ القرآن الکریم

مولانا محمد اکرم مدنی ﷾ (مدرس جامعہ سلفیہ)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا

قولہ تعالیٰ . واذقال ابراهيم رب اجعل هذا البلد امناو اجنبني و بني ان نعبد الاصنام . رب انهن اضللن كثيراً من الناس فمن تبعني فانه مني و من عصاني فانک غفور رحيم. ربنا اني اسكنت من ذريتي بواد غير ذي زرع عند بيتک المحرم ربنا ليقيموا الصلاة فاجعل افئدة من الناس تهوی اليهم وارزقهم من الثمرات لعلهم يشكرون (ابراهيم ۳۵. ۳۷)

ترجمہ؛۔اللہ کو یاد کرو جب ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی۔اے میرے رب اس شہر (مکہ) کو پر امن بنا دے۔اور مجھے بھی اور میری اولاد کو بھی (اس بات سے) بچائے رکھنا کہ ہم بتوں کی پوجا کریں۔میرے رب ان بتوں نے تو بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا۔جس نے میری پیروی کی وہ یقیناً میرا ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو معاف کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔اے ہمارے رب میں نے اپنی کچھ اولاد کو تیرے حرمت والے گھر کے پاس ایسی وادی میں بسایا ہے جہاں کوئی کھیتی نہیں۔اے ہمارے رب۔تا کہ وہ نماز قائم کریں لہٰذا تو بعض لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے اور انہیں پھلوں کا رزق عطا فرما۔تا کہ وہ شکر ادا کریں۔

قارئین کرام...... مذکورہ آیات میں البلد سے مراد مکہ مکرمہ شہر ہے۔حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دیگر دعاؤں سے قبل یہ دعا کی۔ اے میرے رب اس شہر کو امن والا شہر بنا دے۔اس لئے کہ امن ہوگا۔تو لوگ دوسری نعمتوں سے بھی صحیح معنوں میں فائدہ اٹھا سکیں گے۔ورنہ امن و سکون کے بغیر تمام آسائشوں اور سہولتوں کے باوجود خوف و دہشت کے سائے انسان کو مضطرب اور پریشان رکھتے ہیں۔امن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی عبادت انتہائی اطمینان کے ساتھ ہوسکتی ہے۔وگرنہ عبادت میں یکسوئی نصیب نہیں ہوتی اور نہ ہی معاشرہ میں انسان کی جان ومال وعزت وآبرو محفوظ ہوتی ہے۔حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امن والی دعا سے امن کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔اے اللہ ہمارے وطن عزیز پاکستان میں بھی امن و سکون پیدا فرما دہشت گردی کی لعنت اور خودکش حملوں سے محفوظ فرما دے (آمین)

یاد رکھیے۔مذکورہ آیات میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اپنے ساتھ اپنی اولاد کے لئے بھی دعا مانگی۔کہ مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچالے۔ اور یہ بھی دعا کی کہ مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری اولاد کو بھی۔جس سے یہ معلوم ہوا کہ اللہ کے دین کے دعاۃ کو اپنے گھر والوں کو ہدایت اور ان کی دینی تعلیم وتربیت سے غافل نہیں رہنا چاہئے بلکہ دعوت وتبلیغ میں انہیں اولین حیثیت دینی چاہئے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی حکم دیا۔

وانذر عشيتک الاقربين (شعراء) اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرایئے۔۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے گمراہی کی نسبت ان پتھروں کی مورتیوں کی طرف کی جن کی مشرکین عبادت کرتے تھے حالانکہ وہ غیر عاقل ہیں کیونکہ وہ گمراہی کا باعث تھیں اور ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا۔**ربنا انی اسكنت من ذريتي** ۔ بعض اولاد جس سے حضرت اسماعیل علیہ السلام مراد ہیں اگرچہ حضرت ابراہیم کے اور بھی بیٹے تھے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعاء میں خاص طور پر نماز کی اقامت کا تذکرہ فرمایا جس سے نماز کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔مزید فرمایا۔**فاجعل افئدة من الناس** ۔اے اللہ کچھ لوگوں کے دل ان کی طرف مائل فرما دے۔یہاں بھی **من تبعيض** کیلئے ہے۔کہ کچھ لوگ اس سے مراد مسلمان ہیں۔حج وعمرہ کے لئے جانے والے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرتے ہیں کہ کس طرح دنیا بھر کے مسلمان مکہ مکرمہ میں جمع ہوتے ہیں اور حج کے علاوہ بھی سارا سال یہ سلسلہ جاری رہتا ہے اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام '**افئدہ الناس** ''(لوگوں کے دل) کہتے تو عیسائی اور یہودی' مجوسی اور دیگر لوگ مکہ مکرمہ پہنچتے لیکن **من الناس** کے نے اس دعاء کو مسلمانوں تک محدود کر دیا۔

مذکورہ آیات میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاء کے آخری الفاظ یہ ہیں **وارزقهم من الثمرات** ۔اے اللہ ان مکہ والوں کو پھلوں کا رزق عطا فرما۔اس دعاء کو بھی اللہ تعالیٰ نے شرف قبولیت سے نوازا۔کہ مکہ جیسی بے آب وگیاہ سرزمین میں جہاں کوئی پھل دار درخت نہیں۔دنیا بھر کے پھل اور میوے نہایت فراوانی اور کثرت کے ساتھ پائے جاتے ہیں۔اور حج کے موقعہ پر بھی جب کہ لاکھوں افراد مزید وہاں پہنچ جاتے ہیں پھلوں کی فراوانی میں کوئی کمی نہیں آتی۔یاد رہے۔اللہ تعالیٰ نے اس شہر کو پر امن اور حرمت والا قرار دیا ہے۔لہٰذا کسی کو یہاں بدامنی اور خوف و ہراس پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔اگر کوئی کرے گا تو اللہ کی گرفت سے نہیں بچ سکے گا۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔**ومن يرد فيه بالحاد بظلم نذقه من عذاب اليم**۔جو کوئی ازراہ ظلم مسجد حرام اور مکہ مکرمہ میں کجروی اختیار کرنے کا ارادہ کرے گا اسے ہم دردناک عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔(الحج 25)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو اپنے پر امن اور عظمت والے شہر مکہ مکرمہ کی بار بار زیارت نصیب فرمائے۔(آمین)۔

ترجمۃ الحدیث

مولانا محمد اکرم مدنی حفظہ اللہ (مدرس جامعہ سلفیہ)

مدینہ منورہ کے فضائل

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ سے محبت عن عائشه رضي الله عنها قالت لما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة وعك ابو بكر رضي الله عنه و بلال رضي الله عنه فجئت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبرته فقال اللهم حبب الينا المدينة كحبنامكة او اشاء اللهم بارك لنا في صاعنا و مدنا و صحيها لنا وانقل هماما الى الجحفة (بخاری 1889، 1376)

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ بخار میں مبتلا ہو گئے۔ تو میں نے آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (ان کی بیماری کے متعلق) بتایا۔ تو آپ ﷺ نے اس موقعہ پر دعا فرمائی۔ اے اللہ ہمارے دلوں میں مدینہ منورہ کی محبت ڈال دے۔ جیسا کہ ہم مکہ سے محبت کرتے ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اے اللہ! ہمارے صاع اور مد میں برکت عطا فرما۔ اور مدینہ منورہ کو ہمارے لئے صحت افزاء مقام بنا اور اسکی بیماریوں کو جحفہ کی طرف منتقل کر دے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس لوٹتے اور مدینہ منورہ کی دیواریں نظر آتیں تو اس سے محبت کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری کو تیز کر لیتے۔ بخاری 886)

مدینہ منورہ کی حرمت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو حرمت والا اور قابل احترام شہر قرار دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

ان ابراهيم حرم مكة و دعا لا هلها واني حرمت المدينة كما حرم ابراهيم مكه واني دعوت في صاعها و مدها بمثلي مادعا به ابراهيم لاهل مكه

بے شک ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرمت والا قرار دیا اور مکہ والوں کے حق میں دعا کی اور میں مدینہ کو حرمت والا قرار دیتا ہوں جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرمت والا قرار دیا اور میں نے اہل مدینہ کے ناپ تول کے پیمانوں (صاع اور مد میں اس برکت سے دوگنا زیادہ برکت کی دعا کی ہے جس کی دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اہل مکہ کے لئے کی تھی۔ (بخاری 2129 مسلم 1370) اس حدیث سے جہاں مدینہ منورہ کی حرمت ثابت ہوتی ہے وہاں یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے۔ کہ مدینہ منورہ میں مکہ مکرمہ سے دوگنا زیادہ برکت ہے۔

جیسا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاء کرتے ہوئے فرمایا۔ اللهم اجعل بالمدينة ضعفي مابمكة من البركة

اے اللہ مدینہ منورہ میں مکہ مکرمہ کی بہ نسبت دوگنی برکت عطا فرما دے۔ (بخاری 1785ء) حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب پہلا پھل لایا جاتا تو آپ فرماتے۔ اللهم بارك لنا في مدينتا وفي ثمارنا وفي مدنا و في صاعنا بركة مع بركة۔

اے اللہ ہمارے مدینہ میں برکت دے۔ اور ہمارے پھلوں اور ہمارے صاع اور مد میں برکت دے۔

ایک برکت کے ساتھ دوسری برکت (دوگنی برکت) دے۔ (مسلم 383) آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں بھی مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ جیسے مقدس شہروں کی محبت پیدا فرمائے اور ان کی بار بار زیارت نصیب فرمائے۔ (آمین)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحفظ حرمین شریفین اور ہماری ذمہ داری!

اداریہ

رئیس التحریر کے قلم سے

عرب بہار کے نام سے اٹھنے والی تحریک نے تیونس کے بعد مصر، لیبیا، شام، یمن اور بحرین کو اپنی لپیٹ میں لیا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے حالات خراب ہوئے۔ خصوصاً مصر، شام، یمن میں حالات نہ صرف خراب ہوئے بلکہ بہت خون ریزی ہوئی۔ جو کہ اب تک جاری ہے۔ اس آگ کی تپش پڑوسیوں تک بھی گئی۔ خصوصاً سعودی عرب اس سے متاثر ہوا۔ بعض نادان اور ناعاقبت اندیش حکمرانوں نے سعودی عوام کو بھی ابھارا۔ کہ وہ بھی بادشاہت کے خلاف کھڑے ہو جائیں۔ لیکن سعودی عوام نے یکسر اس مطالبہ کو مسترد کر دیا۔ اور یہ حکومتیں بے حد مایوس ہوئیں۔ یمن جس کے لیے سعودی حکومت کی ان گنت عنایات ہیں۔ اور قدم قدم پر مالی، اخلاقی، قانونی امداد شامل ہیں۔ اسی یمن میں بعض شرپسندوں نے ایرانی آشیر باد پر علم بغاوت بلند کیا۔ اور اس کا رخ سعودی عرب کی طرف کیا۔ اور بار بار یہ اعلان کیا گیا کہ وہ بہت جلد حرمین شریفین پر قبضہ کر لیں گے۔ اور اسی لیے سعودی سرحدوں پر بلا اشتعال یکطرفہ گولہ باری کی گئی۔ اور کئی بے گناہ شہریوں کا قتل کیا۔ ان کی اس شر انگیزی اور ظلم و زیادتی پر سعودیہ نے صبر و تحمل سے کام لیا۔ لیکن جب دن بدن ان کا رویہ اور زیادہ اشتعال انگیز ہوا۔ تو پھر مجبوراً سعودی حکومت نے ان شرپسندوں کے ٹھکانوں پر حملہ کیا۔ اور انہیں پسپا ہونے پر مجبور کیا۔ ظاہر ہے اس کی سب سے زیادہ تکلیف ایران کو ہوئی۔ کیونکہ وہی یمن باغیوں کی پشت پناہی کرتا ہے۔ لہذا اپنی سبکی اور شرمندگی کو چھپانے کے لیے حرمین شریفین میں اپنے دہشت گرد بھیج دیئے۔ جو مختلف وقتوں میں وہاں تخریب کاری کرتے رہے۔ خاص کر گذشتہ حج کے موقعہ پر منٰی کا حادثہ انہی بدبختوں کی وجہ سے رونما ہوا۔ جس میں سینکڑوں لوگ شہید ہوئے۔ اور اسی طرح مدینہ منورہ میں رونما ہونے والا حادثہ کی منصوبہ بندی بھی ان ناپاک لوگوں نے کی۔ مقام شکر ہے کہ اس قدر تخریب کاری اور شرپسندی کے خلاف حکومت سعودیہ نے بروقت کاروائی کر کے ان تمام عناصر کو نہ صرف گرفتار کیا۔ بلکہ بے نقاب کیا۔ اور حرمین شریفین کے امن کو بحال کیا۔ عمرہ اور حج پر آنے والے ضیوف الرحمٰن کو مکمل تحفظ فراہم

کیا۔ اور آئندہ کے لیے ایسے اقدامات اٹھائے ہیں۔ کہ کسی کو حرمین شریفین کے امن کو خراب کرنے کی جرأت نہ ہوگی۔ ان شاء اللہ۔ ایران کے مکروہ عزائم بہت واضح ہیں۔ اور وہ اس سال بھی حج کے موقعہ پر دہشت گردی کرنا چاہتا تھا۔ اس لیے حکومت سعودیہ نے ان پر پابندی عائد کردی۔

حرمین شریفین (اللہ تعالیٰ ان کی عظمت اور حرمت کو قائم رکھے۔ اور اس میں برکت فرمائے) تمام مسلمانوں کے لیے مقدس اور محترم شہر ہیں۔ اور کسی کو ان کی حرمت پامال کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اس کے لیے ہر غیرت مند مسلمان قربانی دینے کے لیے تیار ہے۔ اپنے ان جذبات کے اظہار کے لیے جگہ جگہ تحفظ حرمین شریفین کانفرنسیں، ریلیاں اور جلوس نکالے گئے۔ اور سعودی حکومت کو یقین دلایا کہ مسلمانوں کا بچہ بچہ کٹ سکتا ہے۔ لیکن حرمین شریفین پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔

اس ضمن میں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان نے متعدد کانفرنسیں، سیمینارز، کنونشن اور ریلیاں منعقد کیں ہیں۔ جن میں عظیم ریلی لاہور میں نکالی گئی۔ جس سے ان لوگوں کو واضح پیغام گیا۔ جو پاکستان کی سرزمین پر حرمین شریفین کے لیے سازشیں کرتے ہیں۔ اب اس تحریک میں مزید توانائی پیدا کرنے کے لیے ایک عظیم الشان اتحاد امت اور عظمت حرمین شریفین کنونشن بتاریخ 21 اگست 2016 کو اسلام آباد میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت علامہ پروفیسر ساجد میر نے کی۔ اس میں پاکستان بھر سے ممتاز علماء مشائخ، سکالرز اور کارکنان کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ جبکہ بہت سارے مہمانان گرامی سفراء اور عمائدین نے بھی رونق بخشی۔

اس کنونشن میں جامعہ سلفیہ کا ایک باوقار وفد بھی شامل ہوا۔ جس کی قیادت چودھری یٰسین ظفر پرنسپل جامعہ سلفیہ نے کی۔ اس میں جامعہ سلفیہ کی انتظامیہ، اساتذہ اور طلبہ شامل تھے۔

کنونشن میں مقررین نے واضح موقف اختیار کیا۔ کہ حرمین شریفین تمام مسلمانوں کا قبلہ اور مرکز اسلام ہیں۔ مدینہ منورہ سے دلی وابستگی جزء ایمان ہے۔ لہذا کسی کو اس بات کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ کہ حرمین شریفین کو میلی آنکھ سے بھی دیکھے۔ ایسے بدبخت کی آنکھ پھوڑ دی جائے گی۔ حرمین شریفین امن کا گہوارہ ہے۔ یہاں زائرین اور حجاج عبادت اور بندگی کے لیے آتے ہیں۔ لہذا ان کے جان و مال آبرو کی حفاظت سعودی حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ اس میں رخنہ ڈالنے والے کسی بھی رعایت کے مستحق نہیں۔

عظیم الشان کنونشن نے پورے عزم و استقلال کے ساتھ حکومت سعودیہ کو یقین دلایا ہے کہ ان کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔ کسی بھی ہنگامی صورت حال میں کروڑوں اہل حدیث اپنی جانوں کا

نذرانہ پیش کریں گے۔ایک طرف پوری امت مسلمہ مختلف چیلنجز کا مقابلہ کر رہی ہے۔مگر دوسری طرف شرپسند عناصر مرکز اسلام کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں۔اب پوری دنیا کے مسلمان جان چکے ہیں۔کہ سیاہ عبا کے نیچے ملا نہیں شرپسند ہیں۔امن نہیں فساد ہے۔اس لیے وہ ان سے شدید نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔اور انہیں باور کراتے ہیں۔کہ باز آجائیں اور اپنی حدود میں رہیں۔اور بلاوجہ اشتعال انگیزی پر ہیز کریں۔

مثالی کنونشن میں ناظم اعلی وفاق المدارس السّلفیہ نے بھی اپنے جذبات کا اظہار کیا۔اور کہا کہ حرمین شریفین سے ہماری ایمانی وابستگی ہے۔اس کے لیے ہم ہر قربانی دینے کو تیار ہیں۔کسی شرپسند کو یہ اجازت نہ دیں گے۔کہ وہ حرمین شریفین کے تقدس کو پامال کرے۔انہوں نے خادم الحرمین الشریفین کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔اور امن کی بحالی پر مبارک باد پیش کی۔اور ان کی جرأت اور حزم وعزم کی تحسین فرمائی۔اور امید ظاہر کی کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو بخوبی سمجھتے ہیں۔اور کسی بھی شرپسند کو حرمین شریفین میں داخلے کی اجازت نہ دیں گے۔

کنونشن سے پرجوش خطاب الشیخ عبدالرحمٰن المعادۃ نے کیا۔انہوں نے حالات پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ جب پاکستان نے ایٹمی قوت حاصل کر لی۔اور دھماکے کیے نہ صرف پاکستان بلکہ پورے عالم اسلام میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔اور پاکستان زندہ باد کے نعرے لگے۔کیونکہ پوری دنیا کے مسلمان اسے اپنی قوت سمجھتے ہیں۔انہوں نے پاکستانی عوام کی تعریف کی۔اور فرمایا کہ مذہب سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔کنونشن سے قبلہ اول مسجد اقصیٰ کے امام وخطیب نے بھی خطاب کرتے ہوئے مرکزی جمعیت اہل حدیث کا شکریہ ادا کیا۔اور کہا کہ فلسطین اور بیت المقدس کی آزادی کے لیے پاکستان کی سیاسی اخلاقی حمایت کا خیر مقدم کرتے ہیں۔کنونشن کے مہمان خصوصی الشیخ ڈاکٹر عبدالرحمٰن الغنام نے بھی خطاب کرتے ہوئے خادم الحرمین الشریفین کا سلام پہنچایا۔اور کہا کہ پاکستان اور سعودی عوام کے دل یکساں ڈھڑکتے ہیں۔مقام شکر ہے کہ عالم اسلام کی مشکلات کے حل کے لیے پوری امت اتحاد واتفاق کا مظاہرہ کر رہی ہے۔انہوں نے پروفیسر ساجد میر، ناظم اعلی حافظ عبدالکریم کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔ترکی کے مفتی اعظم الشیخ رحیمی یاران نے بھی خطاب کیا۔اور ترکی کے حالیہ انقلاب پر پاکستانی عوام کے جذبات کی تحسین فرمائی۔پاکستان میں سعودی سفیر نے بھی مرکزی جمعیت اہل حدیث کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔اور سعودی موقف کی حمایت پر شکریہ ادا کیا۔

کنونشن سے دیگر علماء نے خطاب کرتے ہوئے حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے اپنی حمایت کا یقین دلایا۔ ان میں مولانا عبدالغفور حیدری، مولانا لیاقت بلوچ، مولانا محمد احمد لدھیانوی، مولانا فضل الرحمٰن خلیل، مولانا اویس نورانی شامل ہیں۔

آخر میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کے امیر نے اپنے صدارتی خطاب میں اپنے موقف کا اظہار کیا اور کہا کہ حرمین شریفین کی حفاظت اولین ذمہ داری ہے۔ اور ہم اصولی، قانونی اور ایمانی قوت کے ساتھ یہ مقدمہ پیش کررہے ہیں۔ وہ شرپسند عناصر جو عالم اسلام میں حالات خراب کررہے ہیں۔ اب وہ مسلمانوں کے غیض وغضب سے نہیں بچ سکیں گے۔ انہوں نے سعودی عرب، بحرین کو اپنی حمایت کا یقین دلایا۔ نیز فلسطین اور کشمیر کی آزادی کی تحریکوں کی مکمل حمایت کی۔ انہوں نے نومبر میں آل پاکستان اہل حدیث کانفرنس کے انعقاد کا بھی اعلان کیا۔

شام میں اہل سنت کی نسل کشی اور عالم اسلام!

شام میں جاری خانہ جنگی میں اب تک لاکھوں مردوزن قتل ہو چکے ہیں۔ اور اربوں کی املاک تباہ وبرباد ہوگئی ہے۔ خاص کر سب سے زیادہ نقصان اہل سنت مسلمانوں کا ہوا ہے۔ ان کے بڑے شہر حلب، حمص اور ادملب کو نیست نابود کردیا گیا۔ اور اس کا کربناک پہلو یہ ہے کہ روس نے کارپٹ بمباری کرکے ہزاروں افراد جن میں خواتین اور بچوں کی بہت بڑی تعداد کو قتل کیا۔ اور اس تباہی اور بربادی میں پیش پیش ایران ہے۔ اور اس نے اب اپنے ہوائی اڈے بھی روس کو دے دیئے ہیں۔ تاکہ وہ مزید بمباری کرسکے۔ اور بچے کھچے اہل سنت مسلمانوں کا قتل عام کردے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ بدقسمتی سمجھئے کہ پاکستان میں ذرائع ابلاغ ان لوگوں کے ہاتھ میں ہے جن کا آقا دولت ہے۔ مال ودولت کے لالچ میں یہ لوگ اپنی ماں بہن کو ننگا دیکھتے ہیں۔ شام کے مظلوم مسلمانوں کی خبر ان کے لیے کیا حیثیت رکھتی ہے۔ مقام افسوس ہے کہ اس ظلم کے خلاف کسی جگہ کوئی آواز نہیں اٹھ رہی۔ اور نہ ہی کوئی ظالم کا ہاتھ روکنے والا ہے۔ کس بے دردی سے عوام کی رہائش گاہوں، سکولز اور ہسپتالوں کو نشانہ بنایا جارہا ہے۔ سوشل میڈیا پر جو تصاویر اپ لوڈ ہورہی ہیں۔ کوئی بھی صاحب انہیں دیکھ نہیں سکتا۔ خاص کر معصوم بچوں کی کٹی پھٹی لاشیں آدھے دھڑ بے یارومددگار اور بے کفن لاشوں کے ڈھیر لگے ہیں۔ لیکن مجال ہے کہ کبھی کسی حکومت نے مذمتی بیان بھی جاری کیا۔ اور اس ظلم کے خلاف آواز بلند کی ہو۔ یا مظلوموں کی مدد کی پیشکش کی ہو۔ اقوام متحدہ امریکی لونڈی کا کردار ادا کررہا ہے۔

اور روس ایران شام کٹھ جوڑ پر خاموش تماشائی بنا ہوا ہے۔ اور اس قدر خاموشی کہ جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ ان تینوں ممالک کے منہ کو مظلوم مسلمانوں کا خون لگا ہوا ہے۔ اور روس تو اپنی بربادی اور تباہی کا بدلہ لے رہا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ افغانستان سے شرمناک شکست کے بعد وہ کہیں منہ دیکھانے کے قابل نہیں ہے۔ اور اب اسے موقعہ ملا ہے۔ لہذا وہ انتقام کی آگ میں اندھا ہو گیا ہے۔ اور اندھا دھند بمباری کر رہا ہے۔ ایران جو ہمیشہ سنی مسلمانوں کا دشمن رہا ہے۔ اور وہ بھی قتل وغارت میں بھرپور شریک ہے۔ اور لاکھوں مسلمانوں کے قتل پر بھی اسکی تسلی نہیں ہوئی۔ لہذا اب اپنے ہوائی اڈے روس کو دے دیئے ہیں۔ اپنے تازہ بیان میں یہ بھی کیا ہے کہ یہ بین الاقوامی قوانین کے خلاف نہیں۔ خطے میں اپنی اجارہ داری قائم کرنے کے لیے آگ اور خون کا کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ وہ الگ بات ہے کہ ایران نے نوشتہ دیوار نہیں پڑھا۔ وہ کبھی بھی اپنے مذموم عزائم میں کامیاب نہ ہوگا۔ وہ جو چاہے کر لے ناکامی ونامرادی اس کا مقدر ہے۔ شام صحیح العقیدہ مسلمانوں کا مرکز ہے۔ اور رہے گا۔ یہاں باطل عقائد اور یہود ونصاری کے گماشتوں کی کبھی بھی حکومت نہیں رہے گی۔ اگرچہ وقتی طور پر یہ آزمائش آئی ہے۔ اور اللہ تعالی دیگر مسلمانوں کو آزمار ہے ہیں۔ یہ دن بدلتے رہیں گے۔ فرمایا" **ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثله وتلک الایام نداولها بین الناس ولیعلم الله الذین امنوا ویتخذمنکم شهداء والله لا یحب الظالمین** "ہمیں امید ہے کہ اور بہت جلد یہ دن تبدیل ہو جائیں۔ اس لیے کہ ظلم پر مبنی حکومت کبھی قائم نہیں رہ سکتی۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں۔" **ان الله یقیم الدولة العادلة وان کانت کافرة ولا یقیم الدولة الظالمة وان کانت مسلمة** "عدل وانصاف کرنے والی حکومت قائم رہے گی۔ اگرچہ کافر ہی کیوں نہ ہو۔ اور عدل وانساف ظلم وزیادتی کرنے والی حکومت کبھی قائم نہیں رہ سکتی خواہ وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہو۔ شام میں قائم بشار الاسد کی حکومت ظالم بھی ہے اور غیر مسلم بھی! اس لیے اس کا جانا یقینی ہے۔ صبح گیا یا شام گیا۔ اس کے حلیف کتنے بڑے کیوں نہ ہو۔ ان کی رسوائی اور ذلت آمیز شکست یقینی ہے۔ ان شاء اللہ۔ روس پہلے افغانستان سے دھتکارا گیا۔ اور ٹکڑے ٹکڑے ہوا۔ آج تک اپنے زخم چاٹ رہا ہے۔ اب کی بار اس سے بھی زیادہ ذلیل وخوار ہوگا۔ اور اس کا اپنا نام ونشان مٹ جائے گا۔" **والله غالب علی امره ولکن اکثر الناس لا یعلمون** "شام مبارک سرزمین ہے۔ یہ صرف ان لوگوں کے لیے جو اہل توحید ہیں۔ اور صحیح العقیدہ ہیں۔ مشرک اور بدعتیوں

کے لیے اس میں کوئی جگہ نہیں۔ شام کے فضائل میں متعدد احادیث موجود ہیں۔ جن میں چند ایک کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا ''اذا افسد اھل الشام فلا خیر منکم لا تزال طائفة من امتی منصورین لا یضرھم من خذلھم حتی تقوم الساعة'' صاحب الترمذی اور امام بخاری فرماتے ہیں وہ اہل الحدیث ہے۔ دوسری روایت میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔'' انی رایت الملائکة فی المنام أخذوا عمود الکتاب فعمدوا به الی الشام فاذا وقعت الفتن فان الایمان بالشام '' اگر فتنے کے دور میں ایمان شام میں ہوگا۔ تو جان لینا چاہیے کہ وہ ہی ایمان سے مالا مال ہیں۔ جن پر آج روس اور اس کے حواری بم برسا رہے ہیں۔ یعنی ایران اور خود بشار الاسد۔ ظاہر بات ہے روس تو بلاشبہ کافر اور بے ایمان ہے۔ اس لیے تو وہ اہل ایمان کو قتل کر رہا ہے۔ تو وہ لوگ کیسے مسلمان ہونگے۔ جو خود روس کو نہ صرف رغبت دیتے ہیں۔ بلکہ اپنے ہوائی اڈے بھی دے رہے ہیں۔ اسی طرح حضرت زید بن ثابت سے مروی ہے۔ فرمایا ''قال قال رسول الله ﷺ یوما ونحن عندہ طوبی للشام ان ملائکة الرحمن باسطوا اجنحتها علیه''

ہم ان تمام مسلمانوں کو بالعموم اور اسلامی حکومتوں سے بالخصوص گذارش کریں گے۔ کہ وہ شام کی موجودہ صورت پر فوراً ایکشن لیں۔ اور مظلوموں کی مدد کریں۔ اور ظالم کا ہاتھ روکیں۔ تباہ حال شام کے لیے کردار ادا کریں۔ طاغوت اور ظالموں کو شام سے نکالیں۔ اس ضمن میں اسلامی سربراہی کانفرنس کو بھی اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ یہ غیر معمولی مسئلہ ہے۔ لاکھوں لوگ پہلے ہی قتل ہو چکے ہیں۔ اور دن بدن اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔

ہم یہاں ایرانی حکومت سے بھی اپیل کریں گے کہ وہ محض تعصب کی بنیاد پر اس قدر ظلم نہ کرے۔ بلکہ اسے اس ظلم و زیادتی سے فوراً الگ ہو جانا چاہیے۔ بلکہ بہتر ہے کہ کوئی مصالحتی کردار ادا کرے۔ تاکہ قتل و غارت کا سلسلہ بند ہو سکے۔ اور اہل شام پر سکون، امن و سلامتی کے ساتھ زندگی بسر کر سکیں۔ وہ شامی حضرات و خواتین جو لاکھوں کی تعداد میں ہجرت کر کے یورپ کے مختلف ممالک پہنچ چکے ہیں۔ انہیں بھی واپس لانا چاہیے۔

امید ہے ہماری معروضات پر ٹھنڈے دل سے غور ہوگا۔

جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں نئے تعلیمی سال کا پر وقار آغاز

تمام احباب کو یہ بات معلوم ہے کہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد کو پاکستان میں مرکزی دار العلوم

اور ام الجامعات کی حیثیت حاصل ہے۔اپنے قیام سے لیکر اب تک تمام جامعات اور مدارس کی قیادت اور رہنمائی کا فریضہ سرانجام دے رہا ہے۔ بہترین نصاب تعلیم، مثالی نظام، قابل ترین اور تجربہ کار اساتذہ روز اول سے جامعہ کی ترجیح رہی ہے۔یہی وجہ ہے کہ جامعہ کی مسند تدریس پر عالمی شہرت یافتہ ماہرین تعلیم علماء ومشائخ جلوہ افروز رہے ہیں۔ جامعہ کو جماعت کی بلند فکر مرکزی قیادت کی سرپرستی حاصل ہیں۔ یہ سلسلہ بدستور جاری ہے۔

جامعہ سلفیہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے سب سے پہلے نصاب تعلیم میں بنیادی تبدیلیاں کی اور اسے مدینہ یونیورسٹی کی سلیبس سے ہم آہنگ کیا۔ اسی نصاب کو بنیاد بنا کر وفاق المدارس کا آغاز کیا۔ آج پاکستان میں مسلک اہل حدیث کے معتبر تعلیمی ادارے نہ صرف اس سے منسلک ہیں۔ بلکہ ہزاروں طلبہ شریک امتحان ہوتے ہیں۔

جامعہ سلفیہ کی نیک نامی اعلی تعلیم یافتہ اساتذہ جدید تقاضوں سے ہم آہنگ نصاب تعلیم بہترین نظام، صاف ستھرا اور صحت مند ماحول طلبہ کے لیے کشش کا باعث ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جامعہ میں طلبہ کی تعداد میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔تحدیث نعمت کے طور پر عرض کرتے ہیں کہ اس وقت جامعہ میں طلبہ کی تعداد 687 ہے۔جبکہ شعبہ حفظ القرآن میں 110 اور شعبہ ناظرہ میں 145 طلبہ ہیں۔ وللہ الحمد علی ذلک۔

ہم اپنے معاونین اور جملہ احباب کو یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ جامعہ سلفیہ میں قواعد وضوابط کی سختی سے پابندی کی جاتی ہے۔ داخلہ سے لیکر فراغت تک تمام طلبہ کو ان اصولوں کی پابندی کرنا لازمی ہے جو جامعہ کی طرف سے مقرر کیے جاتے ہیں۔ خاص کر داخلے کے وقت حقیقی سرپرست کا آنا اور اقرار نامہ پر دستخط کرنا از حد ضروری ہے۔ اسی طرح ادارے کے ساتھ وفاداری اساتذہ کا ادب واحترام اسباق میں باقاعدہ حاضری مطالعہ میں شرکت ہم نصابی سرگرمیوں میں شمولیت، نماز اور شعائر اسلام کی پابندی کرنا لازمی ہے۔ جبکہ کسی طالب علم کو اجازت نہیں کہ وہ دوران تعلیم کسی قسم کی سیاسی، تنظیمی اور عسکری سرگرمیوں میں ملوث ہو۔ جامعہ سلفیہ کا منہج اور اس کے افکار ونظریات بہت واضح ہیں۔ طلبہ کو اس کا پابند بنایا جاتا ہے۔

جامعہ سلفیہ میں سالانہ دو امتحانات منعقد ہوتے ہیں۔ ادارہ امتحانات اپنے مقرر کردہ قواد وضوابط پر سختی سے کاربند ہے۔ طلبہ اپنی صلاحیت اور استعداد کے مطابق جو پرچے حل کرتے ہیں۔ اسی

کے مطابق نمبر حاصل کرتے ہیں۔ صدقہ خیرات سمجھ کر نمبرز تقسیم نہیں کیے جاتے۔ جیسا کہ بعض مدارس کررہے ہیں۔ جامعہ سلفیہ سے فیل ہونے والے طلبہ ان کے ہاں داخل ہوکر 99.99 فیصد نمبرز حاصل کرتے ہیں۔ یہ نہایت ہی مضحکہ خیز طرز عمل ہے۔

یہاں یہ وضاحت بھی ازحد ضروری ہے کہ بعض ناداں کم ظرف حسد کینہ اور بغض کے مرض میں مبتلا لوگ جامعہ سلفیہ کے بارے میں اپنے خبث باطن کا اظہار کرتے ہیں۔ اپنی مکاری اور کذب بیانی سے لوگوں کو بدگمان کرتے ہیں۔ کہ جامعہ سلفیہ زوال پذیر ہو رہا ہے۔ اور سعودی عرب نے ان پر پابندی لگادی ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

بات کرنے والا بذات خود جانتا ہے کہ وہ جھوٹا اور کذاب ہے۔ صرف حسد کی آگ میں جل رہا ہے۔ الزامات کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ ’’اذالم تستحي فاصنع ماشئت‘‘ کے تحت انہیں چلو بھر پانی میں ڈوب مرجانا چاہیے۔ ہم ان کی کرتوتوں سے بخوبی آگاہ ہیں۔ کہ کس طرح جعل سازی او رمن گھڑت طریقے سے طلبہ کے نتائج مرتب کرتے ہیں۔ مبالغہ آمیزی سے 99.99 فیصد نمبر دیکر اسناد جاری کرتے ہیں۔ بلکہ ایسے لوگوں کو بھی اسناد جاری کرتے ہیں۔ جنہوں نے ادارے میں قدم بھی نہ رکھا ہو۔ جبکہ اس کے مقابلے میں جامعہ سلفیہ اس بے ہودہ اور مکروہ کھیل سے کوسوں میل دور ہے۔ باعث تعجب بات یہ ہے کہ گھر گھر جاکر یہ جامعات کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے والے جامعہ سلفیہ کے اساتذہ سے تزکیہ طلب کرتے ہیں۔ بلاشبہ یہ عقل کے اندھے ہیں کہ ایک طرف تو ہم جامعہ کے خلاف زہر اگلتے ہیں۔ پھر ان کے اساتذہ سے تزکیہ بھی مانگتے ہیں۔

نہایت عاجزی سے چند باتوں کی مزید وضاحت بھی کرتے ہیں کہ گذشتہ ایک عرصہ سے جامعہ سلفیہ کے اساتذہ کرام حکومت سعودیہ کی خصوصی دعوت پر حج کے موسم میں حجاج کرام کی دینی رہنمائی کے لیے مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے ہیں۔ ریڈیو، ٹی وی کے ذریعے اپنے دروس ریکارڈ کراتے ہیں۔ اس سال بھی ڈاکٹر عتیق الرحمٰن صاحب تشریف لے جاچکے ہیں۔ اسی طرح جامعہ کے مدیر التعلیم متعدد بار بین الاقوامی کانفرنسوں میں شرکت کے لیے ریاض، طائف، مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ جاچکے ہیں۔ اور مستقبل قریب میں ایسے پروگرامز مرتب ہورہے ہیں۔ تمام احباب جانتے ہیں کہ گذشتہ سال مسجد نبوی کے موذن الشیخ ایاد الشکری اور مدینہ یونیورسٹی کے چھ معزز اساتذہ کرام جامعہ سلفیہ میں تشریف لائے ہے۔ جامعہ سلفیہ کے طلبہ گذشتہ کئی سالوں سے نہ صرف مدینہ منورہ بلکہ